بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹ ٹ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم یکشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰ | ۱۳ امان ۱۳۴۵ھش ۲۰ ذیقعدہ ۱۳۸۵ھ ۱۳ مارچ ۱۹۶۶ء | نمبر ۶۲

اخبار احمدیہ

۰- ربوہ ۱۲ مارچ ۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

۰- ربوہ ۱۲ مارچ ۔ کل حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے نماز جمعہ پڑھائی اور خطبہ میں حضور نے سورۂ بنی اسرائیل کی آیت وَقُلْ لِّعِبَادِیْ یَقُوْلُوا الَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ ؕ اِنَّ الشَّیْطٰنَ یَنْزَغُ بَیْنَھُمْ ؕ اِنَّ الشَّیْطٰنَ کَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِیْنًا ۝ (آیت ۵۴) کی نہایت لطیف تفسیر بیان فرماتے ہوئے احباب کو وہی باتیں زبان پر لانے کی تلقین فرمائی جن کا قرآن مجید نے حکم دیا ہے اور ان باتوں سے بچنے کی تلقین فرمائی۔ جن سے قرآن منع کرتا ہے۔ آخر میں حضور نے احباب کو توجہ دلائی کہ وہ اپنے چندوں کے بقایاجات اور علی الخصوص چندہ وصیت کے بقایاجات جلد از جلد ادا کریں۔ اور اس طرح انہوں نے جو عہد اللہ تعالےٰ سے کیا ہے۔ اسے پورا کرنے والے بنیں اور ان عظیم الشان انعامات کے وارث بنیں۔ جو ان قربانیوں کے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ نے محض اپنے فضل سے ان کے لئے مقرر فرمائے ہیں۔

۰- ربوہ ۱۲ مارچ ۔ کل حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب کے بعد مسجد مبارک میں علمی تقاریر کے ایک نہایت ہی مبارک سلسلہ کا افتتاح فرمایا۔ اس سلسلہ تقاریر کے پہلے اجلاس میں اہل ربوہ بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ اس اجلاس کا آغاز حضور ایدہ اللہ کے کرسیٔ صدارت پر رونق افروز ہونے کے بعد تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم لئیق احمد طاہر نے کی۔ بعدہ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم "آؤ عیسائیو ادھر آؤ ٭ نور حق دیکھو راہ حق پاؤ" خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ ازاں بعد محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں اس کا افتتاح فرمانے کی درخواست کی۔

حضور ایدہ اللہ نے علمی تقاریر کے مبارک سلسلہ کا افتتاح فرماتے ہوئے فرمایا کہ جس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ نے مبعوث فرمایا۔ وہ زمانہ اسلام کے لئے بڑا نازک زمانہ تھا۔ دنیا چاروں طرف سے اسلام پر حملہ آور تھی۔ حضور علیہ السلام خدائی حکم کے ماتحت تن تنہا اسلام کے دفاع کے لئے کھڑے ہوئے اور حضور نے ہر معترض کو مسکت جواب دیا۔ اور اس طرح دلائل قاطعہ کے انبار لگا دیئے۔ یہ دلائل حضور کی کتابوں میں محفوظ ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم حضور کی کتابوں کا بالاستیعاب مطالعہ کریں۔ اور ان دلائل سے آگاہ ہوں۔ تاکہ

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انسان کو چاہیئے کہ کافر نہ بنے بلکہ مومن بنے

کوئی مومن نہیں ہوتا جب تک دل سے ایمان نہ رکھے کہ سب پرورشیں اور رحمتیں اللہ کی طرف سے ہیں

"قدم قدم پر خدا تعالےٰ کی پرورش ضرور ہوتی ہے دیکھو بچہ جب پیدا ہوتا ہے تو کس طرح خدا تعالےٰ اس کے ناک کان وغیرہ غرض اس کے سب اعضاء بناتا ہے اور اس کے دو ملازم مقرر کرتا ہے کہ وہ اس کی خدمت کریں۔ والدین بھی جو مہربانی کرتے اور پرورش کرتے ہیں۔ یہ سب پرورشیں بھی خدا تعالےٰ کی پرورشیں ہوتی ہیں۔

بعض لوگ اس قسم کے ہوتے ہیں کہ وہ خدا تعالےٰ کے سوا اوروں پر بھروسہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں اگر فلاں نہ ہوتا تو میں ہلاک ہو جاتا میرے ساتھ فلاں نے احسان کیا۔ وہ نہیں جانتا کہ یہ سب کچھ خدا تعالےٰ کی طرف سے ہے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ۔ میں اس خدا کی پناہ مانگتا ہوں جس کی تمام پرورشیں ہیں۔ رب یعنی پرورش کنندہ وہی ہے اس کے سوا کسی کا رحم اور کسی کی پرورش نہیں ہوتی۔ حتیٰ کہ جو ماں باپ بچے پر رحم کرتے ہیں دراصل وہ بھی اسی خدا کی پرورشیں ہیں اور بادشاہ جو رعایا سے انصاف کرتا ہے اور اس کی پرورش کرتا ہے وہ سب بھی اصل میں خدا تعالےٰ کی مہربانی ہے۔

ان تمام باتوں سے اللہ تعالےٰ یہ سکھلاتا ہے کہ اللہ تعالےٰ کے برابر کوئی نہیں سب کی پرورشیں اسی کی پرورشیں ہوتی ہیں بعض لوگ بادشاہوں پر بھروسہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ فلاں نہ ہوتا تو میں تباہ ہو جاتا اور میرا فلاں کام بادشاہ نے کر دیا وغیرہ وغیرہ۔ یاد رکھو ایسا کہنے والے کافر ہوتے ہیں۔ انسان کو چاہیئے کہ کافر نہ بنے مومن بنے۔ اور مومن نہیں ہوتا جب تک کہ دل سے ایمان نہ رکھے کہ سب پرورشیں اور رحمتیں اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہیں۔ انسان کو اس کا دوست ذرہ بھی فائدہ نہیں دے سکتا جب تک کہ خدا تعالےٰ کا رحم نہ ہو۔ اسی طرح بچے اور تمام رشتہ داروں کا حال ہے۔ اللہ تعالےٰ کا رحم ہونا ضروری ہے۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ دراصل میں ہی تمہاری پرورش کرتا ہوں۔ جب تک خدا تعالےٰ کی پرورش نہ ہو کوئی پرورش نہیں کر سکتا۔ دیکھو خدا تعالےٰ جب کسی کو بیمار ڈال دیتا ہے تو بعض دفعہ طبیب کتنا ہی زور لگاتے ہیں مگر وہ ہلاک ہو جاتا ہے۔ طاعون کے مرض کی طرف غور کرو سب ڈاکٹر زور لگا چکے مگر یہ مرض دفع نہ ہوا۔ اصل یہ ہے کہ سب بھلائیاں اسی کی طرف سے ہیں۔ اور وہی ہے جو کہ تمام بدیوں کو دور کرتا ہے۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد ششم صفحہ ۲۴ و ۲۵)

مسعود احمد بشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۳ مارچ ۱۹۶۶ء

سائنسی ترقیاں زندگی میں اطمینان نہیں پیدا کرسکتیں

آج غیر مسلم اقوام دنیاوی ساز و سامان میں مسلمانوں سے بہت آگے نکل گئی ہیں۔ چنانچہ مغربی ممالک کے لوگوں نے سائنس اور علوم و فنون میں اتنی ترقیاں کر لی ہیں کہ انسان انکے کارنامے دیکھ کر حیران رہ جاتا ہے۔ سائنس کے زور سے روس نے چاند میں اپنا خلائی جہاز پہنچا دیا ہے۔ اور چاند کی سطح کی ایسی تصویریں حاصل کر لی ہیں جن سے چاند کی ساخت پر وافر روشنی پڑتی ہے۔ اسی طرح زہرہ میں بھی ان کا بھیجا ہوا غبارہ پہنچ گیا ہے۔

یہ ترقیاں جہاں حیرت ناک ہیں وہاں قابلِ تعریف بھی ہیں۔ اس حد تک ہم روسی سائنسدانوں کی بہت تعریف کرتے ہیں۔ بلکہ روس کے علاوہ امریکہ اور دوسرے مغربی ممالک نے جو سائنسی ایجادات کی ہیں اور جو سہولت کے سامان اختراع کئے ہیں وہ بھی لائق صد تحسین و آفرین ہیں۔ تاہم یہ سوال اپنی جگہ پر موجود ہے۔ کہ کیا یہ انسانی دماغ کی ایجادات ایسی ہیں کہ ان کے زعم میں انسان غرور و نخوت کا پتلا بن جائے۔ اور صانع کائنات کو فراموش کر دے۔ اور وہ اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں کچھ چیز سمجھنے لگے۔ ہم مغربی دانادلوں کی ان ترقیوں پر حسد نہیں کرتے۔ کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ وہ بھی انسان ہیں۔ جو کچھ آج انہوں نے کیا ہے۔ دوسرے ایشیائی اور افریقی انسان بھی ایسا کر سکتے ہیں۔ ان لوگوں نے اس طرح محنت کی اور اس کا پھل پایا ہے۔ اگر دوسری اقوام بھی کوشش کریں۔ تو وہ بھی اپنی کوشش کا پھل حاصل کر سکتی ہیں۔ اس لئے یہ فخر صرف مغربی انسانوں تک محدود نہیں ہے۔ بلکہ ساری دنیا کے انسانوں کے لئے باعثِ فخر ہے۔ ہوسکتا ہے کہ کل یہ قومیں نکمی ہو جائیں اور مشرقی اقوام ان سے بھی بڑھ کر ایسے کارنامے کر کے دکھائیں کہ جو اب ان کے خواب خیال میں بھی نہیں ہیں۔ مگر سوچنے کی بات یہ ہے کہ کائنات میں جو حکمتیں صانع کائنات نے رکھی ہیں کیا یہ ترقیاں ان کے عشر عشیر تک بھی پہنچی ہیں۔ معلوم نہیں ابھی حکمتوں کے کیا کیا خزانے ہیں۔ جن تک انسان کی رسائی تو کجا ان کا وہم و گمان بھی نہیں۔ روز بروز نت نئے قوانینِ قدرت منظر پر آتے رہتے ہیں۔ سالوں کے تجربات اور مشاہدات کے بعد کہیں ایک راز جا کر کھلتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ مگر بعد میں معلوم ہوتا ہے کہ یہ بھی محض ایک وہم تھا بات کچھ اور ہی تھی۔

اس تمام ترقی سے جو بات قطعی طور پر واضح ہوتی ہے وہ صرف اتنی ہے کہ انسان کو جو سوچ اور فکر کی قوت دی گئی ہے۔ یہ بڑی کار آمد چیز ہے۔ اس کے ذریعہ انسان چاہے تو اپنی زندگی کو زیادہ سہل اور خوش آئند بنا سکتا ہے۔ اس کے باوجود ہم دیکھتے ہیں کہ سائنس میں جو ترقی کی گئی ہے۔ وہ سراسر رحمت اور برکت ہی نہیں ثابت ہو رہی ایٹمی طاقت کو ہی لے لیجئے جہاں اس طاقت سے بڑے بڑے اچھے اور مفید کام لئے جا سکتے ہیں۔ اس کے ذریعہ دنیا کو تباہ بھی کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ اس طاقت یا اور اس قسم کی مہلک قوتوں کے بل پر امریکہ روس کو اور روس امریکہ کو کلی تباہی کی دھمکیاں دے رہے ہیں۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ جب ایک چیز انسان کے لئے رحمت بھی بن سکتی ہے اور وہی تباہی کا باعث بھی ہو سکتی ہے۔ تو یہ فرق کہاں جا کر پڑتا ہے۔ بلا تامل کہا جا سکتا ہے کہ فرق انسانی استعمال میں آ کر پڑتا ہے۔ اگر انسان چاہے تو ایک چیز کو اپنے لئے رحمت بنا سکتا ہے۔ اور اگر چاہے تو اس کو اپنے لئے تباہی کا باعث بھی بنا سکتا ہے۔

دنیا کی تمام چیزیں جن پر انسان کو تصرف حاصل ہے یہی حقیقت رکھتی ہیں۔ کوئی بھی چیز لے لیں وہ اپنی ذات میں نہ اچھی ہوگی۔ اور نہ بری فقط اس کا استعمال ہی اس کو اچھا یا برا بناتا ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ قدرت کی طاقتوں پر تصرف حاصل کرنا انسانیت کے نقطۂ نظر سے بذاتِ خود نہ کوئی اچھی بات ہے اور نہ بری۔ اس میں اچھائی یا برائی خود انسان اپنے استعمال کے ذریعہ داخل کرتا ہے۔ اس سے یہ سوال خود بخود پیدا ہوتا ہے کہ اچھائی کیا ہے اور برائی کیا ہے۔ جہاں تک انسانی وجود کا تعلق ہے ہم کہہ سکتے ہیں کہ اچھائی یہ ہے۔ کہ کسی چیز کا ایسا استعمال کیا جائے جو انسانوں کے لئے مفید ہو اور برائی اس کے برعکس ہوگی۔ اس نقطۂ نظر سے سائنس اور علوم و فنون میں ترقیاں بذاتِ خود کوئی وقعت نہیں رکھتیں۔ جب یہ چیزیں ایجاد نہیں ہوئی تھیں۔ اس وقت بھی اچھائی اور برائی میں فرق کرنے کا یہی اصول تھا۔ اور اب جبکہ سائنسی ترقیاں بڑے عروج کو پہونچ چکی ہیں۔ اچھائی اور برائی میں فرق کرنے کا یہی اصول ہے۔ جو انسانی زندگی کے لئے مفید ہو۔ وہ اچھائی اور جو غیر مفید ہو وہ برائی ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ مستقل چیز اچھائی اور برائی کی پہچان کرنے کی قوت ہے۔

پھر سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا یہ قوت انسان میں اپنے پورے کمال کے ساتھ موجود ہے۔ اگر غور کریں گے تو معلوم ہوگا کہ یہ قوت بھی انسان میں ناقص ہے کیونکہ اگر یہ قوت ناقص نہ ہوتی۔ تو انسان غلطیاں نہ کرتا جو اکثر اس سے سرزد ہوتی رہتی ہیں۔ اسی قوت کو ہم عقلِ انسانی کہتے ہیں۔ کوئی انسان دعوے نہیں کر سکتا۔ کہ اس کی عقل کامل ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر عقل بھی انسان کو اچھائی اور برائی کی کامل شناخت نہیں کرا سکتی۔ پھر کیا کوئی اور ذریعہ ہے جس سے انسان راہنمائی پا سکتا ہے۔ آجکل کے دانا تو یہی کہتے ہیں کہ "نہیں"

اس "نہیں" کا نتیجہ ہم مغربی اور اب ان کے زیرِ اثر مشرقی ممالک میں بھی دیکھ رہے ہیں۔ باوجود اس کے کہ آج ہزاروں قسم کے آرام کے سامان موجود ہو گئے ہیں۔ انسانی زندگی میں وہ ٹھہراؤ یا اطمینان نہیں ہے۔ جو ہونا چاہیئے تھا۔ انفرادی اور اجتماعی دونوں حالتیں خوفناک صورت اختیار کرتی چلی جاتی ہیں۔ ہر ملک میں ایسے مسائل رونما ہو رہے ہیں۔ جن کے آگے حکومتیں بھی بے دست و پا ہو کر رہ جاتی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ خود بڑے بڑے سائنسدانوں نے کھلا کھلا اعتراف کیا ہے۔ کہ سائنس کی ترقیاں نہ صرف یہ کہ انسان کے لئے برکات کا موجب نہیں۔ بلکہ تباہی کا موجب بن رہی ہیں۔ انسانی عقل ان گتھیوں کو سمجھنے سے معذور ہے۔ جو نئی نئی پیدا ہو رہی ہیں۔ انہوں نے صاف صاف اقرار کیا ہے کہ اگر عقلیت کے سہارے پر ہی زندگی چھوڑ دی گئی تو دنیا کا جلدی تباہ ہو جانا اغلب ہے۔

بات یہ ہے کہ عقل تو صرف سوچ سکتی ہے۔ اور ایک حد تک انسان کی راہنمائی کر سکتی ہے۔ لیکن زندگی کی مشین کو چلانے والی طاقت انسانی جذبات ہیں جو اندھے ہیں عقل ایک حد تک جذبات کو قابو میں رکھ سکتی ہے۔ مگر وہ اکثر بے قابو ہو جاتے ہیں۔ اس لئے حکومتیں قانون اور طاقت سے کام لیتی ہیں۔ مگر انسان کے بنائے ہوئے قانون بھی وقت اور مقام کے لحاظ سے محدود ہوتے ہیں۔ اس لئے ان میں رخنے پیدا کرنے آسان ہیں۔ ایک شخص لمحہ لمحہ جرائم میں گزارتا ہے۔ مگر حکومت اس پر ہاتھ نہیں ڈال سکتی۔ کیونکہ جرائم کرنے والا انسان شہادت کے تمام نشانات مٹا سکتا ہے۔

اس کا علاج صرف ایک ہی ہے کہ خود انسان کے اندر کی آواز کو نشوونما دی جائے۔ اسلامی زبان میں یوں کہہ لیجئے۔ کہ بغیر تقویٰ کے انسان جرم کرنے سے بچ نہیں سکتا۔ صرف قانون کا خوف کافی نہیں ہے۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ اسلام کی کتاب نے شروع ہی میں اس کا اعلان کر دیا ہے۔ کہ یہ صرف ان لوگوں کی راہنمائی کرتی ہے۔ جو متقی ہوں۔ متقی کی صفات یہ بتائی ہیں۔ کہ وہ غیب پر جس کا مرکز اللہ تعالیٰ کی ذات ہے ایمان لائے اس کے رسولوں پر ایمان لائے۔ اور معاد پر یقین پیدا کرے۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا یہ چیزیں ثابت کی جا سکتی ہیں۔ سائنس کا اولین اصول یہ ہے کہ ہر حقیقت کے ثبوت کے لئے تجربہ اور مشاہدہ لازمی ہے کیا موجودہ سائنسی ذہن خدائے پاک رسالت اور معاد پر بغیر ثبوت کے ایمان لا سکتا ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ ایسا نہیں ہو سکتا۔ پھر کیا یہ چیزیں تجربہ اور مشاہدہ سے ثابت کی جا سکتی ہیں؟ ہمارا جواب ہے کہ ہاں ایسا ہو سکتا ہے۔ اسلام نے ایسے طریقے بتائے ہیں۔ جن پر عمل کرنے سے ہم خدا تعالیٰ کے وجود رسالت اور معاد پر حق الیقین پیدا کر سکتے ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"عقل انسان کو خدا سے نہیں ملاتی بلکہ خدا سے انکار کراتی ہے"

(باقی دیکھیں صفحہ ۷ پر)

سنگاپور میں تبلیغِ اسلام

سینیٹر ایڈورڈ ایم کینیڈی کو اسلامی کتب کی پیشکش اور اسلام قبول کرنے کی دعوت

(مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری انچارج احمدیہ مشن سنگاپور)

گزشتہ ایام میں امریکن سینیٹ کے سینیٹر اور سابق پریذیڈنٹ جان۔ ایف کینیڈی کے بھائی ایڈورڈ ایم کینیڈی ایک دو روز کے لئے سنگاپور آئے۔ منروویا لائبیریا میں اُن سے دو تین مرتبہ ملاقات ہو چکی تھی۔ اور انہیں وہاں پر ۱۹۶۰ء میں قرآن کریم انگریزی پیش کرنے کی وجہ سے اُن سے خاکسار کی پہلے ہی واقفیت تھی۔ چنانچہ امریکن کونسل جنرل سنگاپور سے مل کر مسٹر کینیڈی سے ملاقات کی کوشش کی گئی مگر چونکہ سنگاپور میں ان کا قیام نہایت ہی مختصر تھا اس لئے ملاقات نہ ہو سکی تاہم امریکن کونسل جنرل کے ذریعہ ان کو اس مرتبہ بھی ٹیچنگ آف اسلام کمیونزم اور ڈیماکریسی اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام وغیرہ تحفۃً پیش کر کے ایک چٹھی کے ذریعہ تیسری مرتبہ انہیں اسلام کا پیغام پہنچایا گیا اور ان کی آمد پر جماعت کی طرف سے خوشی کا اظہار کر کے انہیں پھر اپیل کی گئی کہ دنیوی امور اور وطنی مہمات سر کرنے کے علاوہ وہ اپنی روحانی بہبودی اور اُخروی زندگی میں کامیابی و فلاح کے حصول کی بھی ساتھ ساتھ کوشش کریں اور ہماری طرف سے پیش کردہ قرآن کریم کا اگر ابھی تک مطالعہ نہیں کر سکے تو ضرور مطالعہ کر کے سچائی اور حق قبول کرنے کا شرف حاصل کریں۔

چنانچہ ہماری کتب اور چٹھی وصول کرنے کے بعد اپنی واپسی پر واشنگٹن سے انہوں نے بذریعہ ڈاک شکریہ اور نیک جذبات کا اظہار کیا۔ ہماری طرف سے ان کے نام تبلیغی چٹھی کا ترجمہ افادۂ عام کے لئے ذیل میں دیا جاتا ہے۔

"معزز دوست۔ اللہ تعالےٰ آپکو خدمتِ خلق اور اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

لوکل اخبارات و ریڈیو سے آپکی سنگاپور میں ایک دو روز کے لئے آمد کا علم ہوا۔ بڑی کوشش کی گئی کہ آپ سے ایک مرتبہ پھر ملاقات ہو جائے مگر افسوس آپ کے کونسل جنرل کی طرف سے اطلاع کے مطابق آپ کی مصروفیات اور پہلے سے طے شدہ پروگرام اور نہایت مختصر قیام کی وجہ سے ملاقات نہ ہو سکی۔"

بہرحال اب اس عریضہ کے ذریعہ خاکسار جماعتِ احمدیہ سنگاپور اور اپنی طرف سے آپ کی سنگاپور میں تشریف آوری پر آپ کے لئے اپنی نیک خواہشات و جذبات اور خوشی کا اظہار کرتا ہے۔ مَیں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ دسمبر ۶۰ء میں منروویا لائبیریا کے Sea side ہوٹل میں میری آپ سے دو مرتبہ ملاقات اور مختلف امور پر دلچسپ گفتگو آپ ابھی تک بھولے نہیں ہوں گے جبکہ آپ اپنے بھائی جان ایف کینیڈی سابق پریذیڈنٹ امریکہ کی طرف سے بعض خاص مہمات سر کرنے کے لئے افریقہ کا دورہ کرتے ہوئے چھ دیگر ممبرانِ سینیٹ کے ساتھ لائبیریا تشریف لائے تھے اور خاکسار نے جماعتِ احمدیہ لائبیریا کی خواہش پر اُن کی طرف سے آپ کو اللہ تعالےٰ کی مقدس ترین کتاب قرآنِ کریم انگریزی پیش کی تھی۔

گولڈن کلپ کی پیشکش

آپ کو یاد ہوگا آپ نے ہمارا یہ آسمانی تحفہ یعنی قرآن کریم وصول کرنے پر اس قدردانی اور جذباتِ تشکر کا اظہار کیا تھا کہ مجھے رخصت کرتے ہوئے آپ نے اپنے پریذیڈنٹ بھائی کا ایک گولڈن کلپ جس پر اُن کا نام بھی کندہ تھا اپنے گلے کی ٹائی سے اتار کر مجھے پیش کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ میری طرف سے بھی یہ تحفہ لے جائیں جو کہ آپ کے اس آسمانی تحفہ اور میرے ساتھ ملاقات کی یادگار رہے گا۔ مَیں امید کرتا ہوں کہ جیسا کہ آپ نے اُس وقت وعدہ فرمایا تھا کہ آپ ضرور قرآنِ کریم کا مطالعہ فرمائیں گے آپ نے اللہ تبارک و تعالےٰ کا یہ مقدس اور پاک کلام پڑھ کر ضرور اس سے فائدہ اٹھایا اور اسے مفید پایا ہوگا۔

مذہب کے بغیر دنیا بے معنی ہے

تاہم آپ کی سنگاپور میں آمد سے فائدہ اٹھاتے ہوئے آج پھر خاکسار حسبِ سابق آپ سے اسی خواہش کا اظہار کرتا ہے کہ آپ مذہبِ اسلام کا خاص طور پر مطالعہ کریں اور اس بارے میں بذاتِ خود سچے دل سے تحقیق فرمائیں اور مذہب کے متعلق سُنی سُنائی باتوں اور محض والدین کی طرف سے ورثہ میں ملے ہوئے عقائد پر اکتفا نہ فرمائیں۔ یہ تو آپ کو خود اعتراف ہے کہ مذہب کوئی کھیل یا ایسی عام اور معمولی چیز نہیں ہے جس سے بے اعتنائی برتی جا سکے اور سنجیدگی اور اہتمام و توجہ سے اس پر عمل نہ کیا جائے۔ کسی نے بہت خوب لکھا ہے کہ

"بے شک مذہب پر عمل کرنا قربانی اور نفس کشی چاہتا ہے لیکن لامذہب رہنا اس سے کہیں زیادہ کٹھن اور مہنگا پڑتا ہے۔ مذہب کے بغیر انسان محض اسے بے لگام گھوڑا ہے جو بے تحاشا اور بے مقصود اِدھر اُدھر بھاگ کر اپنی خداداد قوتیں اور خوبیاں ضائع کر لیتا اور بالآخر لقمۂ اجل بن جاتا ہے"

پس اس حقیقت سے گریز یا ...

تحریکِ وصیّت

(از سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

"یہ شرائطِ ضروریہ ہیں جو اُوپر لکھی گئیں (جن کے مختصر اقتباسات الفضل مجریہ ۱۱ر مارچ میں دئے گئے ہیں۔ ناقل) آئندہ اِس مقبرہ بہشتی میں وہ دفن کیا جائے گا جو اِن شرائط کو پورا کرے گا۔ ممکن ہے کہ بعض آدمی جن پر بدظنی کا مادہ غالب ہو وہ اِس کارروائی میں ہمیں اعتراضوں کا نشانہ بنا دیں اور اِس انتظام کو اغراضِ نفسانیہ پر مبنی سمجھیں یا اِس کو بدعت قرار دیں۔ لیکن یاد رہے کہ خدا تعالےٰ کے کام ہیں وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ بلاشبہ اُس نے ارادہ کیا ہے کہ اس انتظام سے منافق اور مومن میں تمیز کرے۔ اور ہم خود محسوس کرتے ہیں کہ جو لوگ اِس الٰہی انتظام پر اطلاع پا کر بلا توقف اِس فکر میں پڑتے ہیں کہ دسواں حصہ کُل جائداد کا (اور آمد کا بھی جس پر اُن کا گزارہ ہے۔ ناقل) خدا کی راہ میں دیں بلکہ اِس سے زیادہ اپنا جوش دکھلاتے ہیں وہ اپنی ایمانداری پر مُہر لگا دیتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ الٓمّٓ ۔ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْٓا اَنْ یَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَھُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ کیا لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ مَیں اِسی قدر پر راضی ہو جاؤں کہ وہ کہہ دیں کہ ہم ایمان لائے اور ابھی اُن کا امتحان نہ کیا جائے۔ اور یہ امتحان تو کچھ بھی چیز نہیں۔ صحابہ کا امتحان جانوں کے مطالبہ پر کیا گیا اور انہوں نے اپنے سر خدا کی راہ میں دئے۔ پھر ایسا گمان کہ کیوں یونہی عام اجازت ہر ایک کو نہ دی جائے کہ وہ اِس قبرستان میں دفن کیا جائے کس قدر دور از حقیقت ہے۔ اگر یہی روا ہو تو خدا تعالےٰ نے ہر ایک زمانہ میں امتحان کی کیوں بنیاد ڈالی؟ وہ ہر ایک زمانہ میں چاہتا رہا ہے کہ خبیث اور طیّب میں فرق کر کے دکھلاوے۔ اِس لئے اب بھی اُس نے ایسا ہی کیا۔" (باقی)

(سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ)

کیا جا سکتا کہ اگر اخروی زندگی اور ایک قادر و قیوم خدا اور اس کے پاک کلام اور رسولوں پر ایمان لا کر منشاءِ الٰہی کے مطابق زندگی بسر کرنے کو ضروری نہ سمجھا جائے تو یہ دنیا ایک ایسا بے معنی بے حقیقت بے مقصد اور بے نتیجہ کاروبار یا معمّہ بن جاتی ہے جس کو آج تک دہریہ اور لادینی لوگ حل نہیں کر سکے اور سمجھنے سے یکسر قاصر رہے ہیں اور رہیں گے۔ پس جب مذہب واقعی انسانی زندگی کا ایک جزو لاینفک ہے اور مذہب ہی انسان کا صحیح لائحہ عمل ہے تو پھر یہ سوال قابلِ حل رہ جاتا ہے کہ دنیا کے موجودہ مذاہب میں سے کونسا مذہب سچا معقول ترین اور قابلِ عمل ہے۔ خاکسار اس سوال کے تفصیلی جواب میں الجھ کر یہ چٹھی لمبی نہیں کرنا چاہتا تاہم یہ تو ظاہر ہی ہے کہ جو مذہب انسانی زندگی کے مقصد کو تسلی بخش طور پر پورا کرتا ہے وہی سچا مذہب ہے۔

قرآن کریم کا دعویٰ ہے کہ اب صرف اسلام ہی انسانی زندگی کے خدائی مقصد کو صحیح اور تسلی بخش طور پر پورا کرتا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ الدِّینَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَام کہ اب صحیح اور سچا اور کامل مذہب جو انسانی زندگی کی غرض و مقصد کو اعلیٰ اور اتم طور پر پورا کرتا ہے وہ صرف اسلام ہی ہے۔ پھر درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے کے گولڈن معیار کے مطابق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "تُؤْتِیْ اُکُلَهَا کُلَّ حِیْنٍ" کہ اسلام کا درخت ہمیشہ اور ہر زمانے میں شیریں اور مفید پھل پیدا کرتا رہتا ہے۔ غرض قرآن کریم پر صدقِ دل سے عمل کرنے والا انسان اللہ تعالیٰ کا حقیقی عبد اور مقرب بن جاتا ہے اور مجازی طور پر اللہ تعالیٰ کے ازلی حسن اور اس کی صفات اور خوبیوں کا صبغہ اور غلاف اس پر چڑھ جاتا ہے۔

جماعتِ احمدیہ خدا کے فضل سے اسلام کے اس دعوے کو عملی رنگ میں ثبوت کے ساتھ پیش کرتی ہے۔ اس جماعت کے نمائندے بفضلہ تعالیٰ دنیا کے سب بڑے بڑے ممالک میں موجود ہیں اور خود آپ کے ملک امریکہ میں بھی اس کے بیسیوں مراکز اور ہزاروں ممبران موجود ہیں۔

انجیلی اور قرآنی مسیحؑ

میرے علم میں آپ مذہباً کیتھولک ہیں۔ اسلام اور عیسائیت میں مابہ الامتیاز اور بیّن فرق اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ کیتھولک چرچ حضرت مسیح علیہ السلام کو کامل خدا مانتا ہے مگر برخلاف اس کے اسلام انہیں صرف اللہ تعالیٰ کا ایک سچا رسول اور برگزیدہ انسان تسلیم کرتا ہے اسلام کے اس سچے دعوے کی خود کیتھولک بائیبل سے بھی تصدیق ہوتی ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح علیہ السلام اپنے متعلق فرماتے ہیں:۔

"نبی اپنے وطن اور اپنے
گھر کے سوا کہیں بے عزت
نہیں ہوتا۔"
(مرقس ۶/۴)

اسی طرح بائیبل میں تقریباً ۸۳ مرتبہ حضرت مسیحؑ نے اپنے آپ کو ابن الانسان یا ابنِ آدم کہا ہے مگر عجیب بات ہے کہ ایک مرتبہ بھی انہوں نے اپنے آپ کو خدا یا خدا کا حقیقی بیٹا نہیں کہا بلکہ انکار کیا ہے۔

پھر آپ یہ بھی خوب جانتے ہیں کہ خدا کی ایک اہم ترین صفت اس کا عالم الغیب ہونا ہے اس سے کوئی چیز چھپی نہیں مگر حضرت مسیح آخری زمانے کی علامات کے ذکر میں فرماتے ہیں:۔

"لیکن اس دن یا اس
گھڑی کی بابت کوئی نہیں
جانتا نہ آسمان کے فرشتے
اور نہ بیٹا مگر صرف باپ۔" (مرقس ۱۳/۳۲)

نیز عالم الغیب خدا کبھی بھی اپنے کلام کے غلط اور جھوٹے حوالے نہیں دے سکتا مگر حضرت مسیح مرقس ۲/۲۵ میں فرماتے ہیں سردار کاہن ابیاتار کے عہد میں داؤد خدا کے گھر گیا اور نذر کی روٹیاں کھائیں حالانکہ سردار کاہن ابیاتار کے عہد میں ہرگز کبھی ایسا نہیں ہوا تھا۔ اسی طرح لکھا ہے کہ حضرت مسیح بھوک لگنے پر انجیر کے درخت کے پاس گئے اور اس پر پھل نہ پا کر اس پر لعنت کی حالانکہ اگر وہ خدا تھے تو انہیں علم ہونا چاہیئے تھا کہ انجیر کے درخت کو کس موسم میں پھل دینے کا حکم انہوں نے دے رکھا ہے۔

اسی طرح خدا کا ہر لحاظ سے اور ہمیشہ قادر و قیوم اور عزیز و غالب ہونا بائیبل اور ہر عیسائی کو مسلّم ہے مگر حضرت مسیح فرماتے ہیں:۔

"مَیں اپنے آپ سے کچھ
نہیں کر سکتا جیسا سنتا ہوں
عدالت کرتا ہوں اور مَیں
اپنی مرضی نہیں بلکہ اپنے
بھیجنے والے (یعنی خدا)
کی مرضی چاہتا ہوں۔"
(یوحنا ۵/۳۰)

اسی طرح صلیب پر بھی وہ پکارتے رہے:۔

"اے میرے خدا اے میرے
خدا تُو نے مجھے کیوں چھوڑ
دیا ہے۔"

اگر وہ خود ہی قادر و قیوم اور یفعل ما یشاء خدا ہوتے اور خدا کے مقرب بندے نہ ہوتے تو کبھی اس طرح نہ پکارتے الغرض انصاف اور عقل و فکر سے غور کرنے سے اور بائیبل کا محققانہ رنگ میں مطالعہ کرنے سے واضح ہو جاتا ہے کہ عیسائی مذہب کی جس چیز پر بنیاد ہے یعنی حضرت مسیح کا خدا ہونا وہ خود بائیبل کے بیانات کی رو سے قابلِ قبول نہیں ہے اور مسیح کے بارے میں قرآنی بیان بالکل صحیح ہے۔

اب قرآن کریم اللہ تبارک و تعالیٰ کا پاک کلام آپ کے پاس موجود ہے میں یقین اور وثوق سے کہتا ہوں کہ اس مقدس کتاب میں آپ کو کبھی کوئی غلط حوالہ یا خلافِ عقل و نقل بیان نظر نہیں پڑے گا بلکہ آپ اس کی آیاتِ بیّنات کو ایک صاف شفاف نورانی چشمہ کی مانند پائیں گے کیونکہ وہ انسان کا نہیں بلکہ خدائے عزّ و جل کے اپنے پاک الفاظ میں صرف اسی کا مبارک کلام ہے جس میں بائیبل کے بھی سب مقدس .... اور ضروری اصول اور تعلیمیں جمع کر دی گئی ہیں۔ ضرورت صرف اس امر کی ہے کہ دلچسپی توجہ اور انہماک سے اور محض تحقیقِ حق کی غرض سے اس کا مطالعہ کیا جائے۔

پس مَیں امید کرتا ہوں کہ اگر آپ ابھی تک قرآن کریم کا مطالعہ نہیں فرما سکے تو اب ضرور فرمائیں گے اور دیگر اسلامی کتب جو آج یہ عاجز آپ کو پیش کر رہا ہے انہیں بھی وقتِ فرصت بغور پڑھیں گے اور ایک سچے طالبِ حق کی طرح غیر جانبدارانہ طور پر بائیبل اور قرآن کریم کی تعلیم کا محققانہ موازنہ کر کے جو رہنمائی اللہ تعالیٰ فرمائے اس کے مطابق بلا توقف لومۃ لائم سچا مذہب (جو کہ ہمارے نزدیک اسلام ہے) قبول کر کے خدا کی ابدی بادشاہت میں داخل ہوں گے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپ پر اسلام کی سچائی ظاہر فرما دے اور آپ کے ساتھ ہو اور اپنی رضا کی راہوں پر گامزن ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار
الحاج محمد صدیق امرتسری
مبلغ انچارج سنگاپور

لیڈر (بقیہ صہ۲)

فلسفی وہ ہوتا ہے جو خدا کو نہیں مانتا۔ بھلا آپ سوچ کر دیکھیں کہ جو کچھ ہم بول رہے ہیں یہ کہاں جاتا ہے کیا کسی جگہ بند ہوتا ہے یا یونہی ہوا میں اڑ جاتا ہے۔ عقل کے جس قدر ہتھیار ہیں وہ سب نکمے ہیں مگر ہم خدا تعالیٰ کے وعدوں اور نشانوں کو دیکھتے ہیں تب یقین کرتے ہیں کہ خدا ہے۔ ایک فلسفی اگر بہت توغل اور تدبر کے بعد کوئی نتیجہ نکالے گا تو وہ صرف اس قدر کہ ایک خدا ہونا چاہیئے مگر ہے اور ہونا چاہیئے میں بہت بڑا فرق ہے مثلاً اگر ہم کہیں کہ اگر دو آنکھیں ہمارے آگے ہیں تو دو پیچھے کی طرف بھی ہونی چاہیئیں تھیں تاکہ انسان پیچھے سے بھی دیکھتا رہتا اور اگر کوئی دشمن پیچھے سے حملہ کرنا چاہتا تو وہ اپنی حفاظت کر سکتا۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ پیچھے کی طرف آنکھیں نہیں ہیں۔ اسی طرح ہے اور ہونا چاہیئے میں بہت فرق ہے۔ غرضیکہ عقل سے بالکل خدا تعالیٰ کا وجود ثابت نہیں ہو سکتا۔"

(ملفوظات جلد چہارم صہ۲۹۳)

ریڈیو مکینک کی دوسری کلاس

مورخہ ۱۵ مارچ سے ریڈیو مکینک کی دوسری کلاس کا اجراء کیا جا رہا ہے۔ پہلی کلاس بھی باقاعدگی سے جاری ہے۔ اس کلاس کا وقت نماز مغرب سے معاً بعد ایک گھنٹہ ہوا کرے گا تفصیلات کے لئے خاکسار کو ملیں۔

(مہتمم مقامی)

قرونِ اولیٰ میں مسلمانوں کا شوقِ شہادت

از لئیق احمد صاحب طاہر درجہ سادسہ جامعہ احمدیہ ربوہ

یہ خدا تعالیٰ کی سنتِ قدیمہ ہے کہ وہ الٰہی سلسلوں کو نہایت کمزور حالت سے مسلسل اور بتدریج ترقی دیکر عظیم الشان غلبہ اور ترقی و کامرانی عنایت فرماتا ہے ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے ساتھ دینِ اسلام کی بنیاد رکھی گئی۔ مسلمان بے زر۔ بے زور اور غربت و افلاس کے بھنور میں گھرے ہوئے تھے۔ ان کی تعداد بھی کم تھی۔ اور اسلام قبول کرنے کے بعد مخالفت کے شدید طوفان نے ان کی تجارت وغیرہ کو بھی ٹھیس پہنچائی۔ لیکن بالآخر عرب و عجم کی حکومت ان کو سونپ دی گئی۔ خدا تعالیٰ جب کسی نبی کو مبعوث فرماتا ہے تو اسکو قوتِ قدسیہ سے وافر حصہ عنایت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی تقدیرِ خاص کا ظہور ہونے لگتا ہے ہزاروں سال کے مردے آبِ حیات سے سیراب کئے جاتے ہیں۔ نبی کا زمانہ لیلۃ القدر کا زمانہ ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی خاص برکات عرش سے ارض پر برسنے لگتی ہیں۔ یہ زمانہ گویا گلشنِ روحانیت میں بہار کا زمانہ ہوتا ہے رنگ رنگ کے شگوفے کھلتے ہیں۔ اور فضا خوشبو سے معطر ہو جاتی ہے۔ ہم الفاظ میں اس کیفیت کو بیان نہیں کر سکتے نبی کے اولین پیرو یعنی صحابہ اس کی جیتی جاگتی تصویر ہوتے ہیں۔

نبی کی آمد سے وقتِ خزاں میں بہار آجاتی ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے بھی فرمایا ہے۔ ؎

بہار آئی ہے اس وقت خزاں میں
کھلے ہیں پھول میرے بوستاں میں

دینِ اسلام اپنی ابتداء میں "بدء الاسلام غریباً" کا مصداق تھا اور پھر چند سالوں میں اس کو ایسی شان و شوکت اور عظمت و جلال حاصل ہوا کہ دنیا کی بڑی بڑی سلطنتوں نے اس کے سامنے گھٹنے ٹیک دئے۔ قیصر و کسریٰ کے تکبر و نخوت کو مسلمانوں نے خاک میں ملا دیا ایک طرف تو مصر میں عمرو بن العاص اسلامی پرچم لہلہا رہے تھے اور دوسری طرف ابو عبیدہ بن الجراح کی قیادت میں مسلمان مدائن کے سفید محلات کو اپنے گھوڑوں کی ٹاپوں سے روند رہے تھے۔

مسلمان تو کمزور اور ناتواں تھے۔ انہیں یہ جاہ و حشمت کیونکر حاصل ہوئی؟ اسکی کئی ایک وجوہات ہیں۔ اپنے مضمون کی مناسبت سے یہاں صرف ایک سبب کے بیان پر اکتفا کرتا ہوں۔ یعنی ہمارے

اسلاف کا شوقِ شہادت:

اسلام میں موت و زیست کا تصور ہی کچھ اور ہے۔ جس راہ میں خدا تعالیٰ کی رضا اور محبت حاصل ہوتی ہو۔ اس پر قدم مارتے چلے جانا حتیٰ کہ جان جانِ آفرین کے سپرد کر دینا یہی حیات ہے اور اس زندگی سے بہتر کوئی زندگی نہیں اور جس عمل سے صرف بدن کو راحت پہنچے مگر روح غیر مطمئن رہے اور انسان کو اطمینانِ قلب حاصل نہ ہو اور انسان اسی اضطراب اور پریشانی میں حسرت کی موت مر جائے یہی موت ہے دنیا میں لاکھوں نہیں اور کروڑ ہا انسان بستے ہیں لیکن جب ان کی زندگی کا تجزیہ کیا جاتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ بہت شاذ ایسے ہیں جن کا دل و دماغ مطمئن ہو۔ جن کی روح راحت و سکون محسوس کرتی ہو۔

قربانی دئے بغیر کوئی قوم۔ کوئی مذہب کوئی جماعت۔ اور کوئی تحریک کامیاب نہیں ہو سکتی۔ اس کے افراد کو مال۔ جان، وقت اور عزت کی قربانی دینا پڑتی ہے۔ ضرورت کے وقت مناسب قربانی دینی چاہئے۔ کبھی تو ملک و ملت کے لئے جان و مال کی قربانی کی ضرورت ہوتی ہے اور کبھی وقت اور عزت کی قربانی کی حاجت۔ اگر افرادِ قوم ان چاروں چیزوں میں سے ضرورت کے وقت کوئی ایک چیز قربان کرنے سے دریغ کرینگے تو ملک و قوم کی ترقی میں رکاوٹ پیدا ہوگی اور عین ممکن ہے کہ کبھی اس کی بدولت پورے معاشرہ کو نامساعد حالات سے دوچار ہونا پڑے۔

شہادت کے معنی اسلامی اصطلاح میں یہ ہیں کہ اسلام اور ایمان کی حالت میں خدا تعالیٰ کی راہ میں مرنا۔ نیز اسکے معنی گواہی دینے کے بھی ہیں۔ شہید خدا تعالیٰ کے حضور یہ گواہی دیتا ہے کہ تیرے دین کی صداقت اور عظمت پر پختہ ایمان میرے جسم کے ذرے ذرے میں ہویدا ہے تیرے حضور حاضر ہونے کے لئے میری روح بیقرار ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"تیسرا درجہ کمال شہداء کا ہے۔ عام لوگ تو شہید کے لئے اتنا ہی سمجھ بیٹھے ہیں کہ شہید وہ ہوتا ہے جو تیر یا بندوق سے مارا جائے یا کسی اور اتفاقی موت سے مر جائے مگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک شہادت کا یہی مقام نہیں۔۔۔۔ میرے نزدیک شہید کی حقیقت قطع نظر اس کے کہ اس کا جسم کاٹا جائے کچھ اور بھی ہے اور وہ ایک کیفیت ہے جس کا تعلق دل سے ہے یاد رکھو کہ صدیق نبی سے ایک قرب رکھتا ہے اور وہ اس سے دوسرے درجہ پر ہوتا ہے اور شہید صدیق کا ہمسایہ ہوتا ہے۔ شہید اللہ تعالیٰ کو گویا دیکھتا ہے اور اس کی طاقتوں کا مشاہدہ کرتا ہے"

(ملفوظات جلد ۱ صفحہ ۳۸۲ و ۳۸۳)

اسی طرح حضورؑ نے فرمایا:۔

"شہید کا مقام وہ مقام ہے جہاں وہ گویا اللہ تعالیٰ کو دیکھتا اور مشاہدہ کرتا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی ہستی اس کی قدرتوں اور تصرفات پر وہ اس طرح ایمان لاتا ہے جیسے کسی چیز کو انسان مشاہدہ کر لیتا ہے۔ جب اس حالت پر انسان پہنچ جاوے۔ پھر اس کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان دینا کچھ بھی مشکل نہیں ہوتا، بلکہ اس میں راحت اور لذت محسوس کرتا ہے"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۴۳ و ۴۴)

خودکشی اور شہادت میں فرق

بعض نہایت سنگین حالات میں مسلمانوں نے غیر معمولی قربانی دی ہے بادی الرائے میں یہ قربانی خودکشی کے مترادف ہے جیسا کہ بعض اسلام دشمن یورپین مؤرخین نے اعتراض کیا ہے۔

صلح حدیبیہ کے وقت جب یہ خبر عام ہو گئی کہ حضرت عثمان بن عفان کفارِ مکہ کے ہاتھوں شہید ہو گئے ہیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے مقام پر اسلامی سپاہ سے موت پر بیعت لی۔ یہ بیعت "بیعتِ رضوان" کے نام سے موسوم ہے۔ اس وقت وہاں صرف ۱۵۰۰ مسلمان موجود تھے۔ اور سامنے قریشِ مکہ کا مرکز تھا جہاں سے انہیں ہر آن بھرپور کمک اور رسد مل سکتی تھی۔ اور بظاہر مسلمانوں کے غلبہ کے کوئی آثار بھی نہ تھے۔ ایک تو مسلمان کی تعداد بھی بہت کم تھی۔ ہتھیار بھی برائے نام تھے۔

اور سب سے بڑی بات یہ کہ وہ مدینہ سے ۳۰۰ میل کے فاصلہ پر تھے اور کسی خارجی امداد کی توقع نہ ہو سکتی تھی۔ ان حالات میں ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے بیعت لی کہ ہم عثمان کا بدلہ لے کر یہاں سے لوٹیں گے یا پھر سب کے سب یہیں خدا تعالیٰ کی راہ میں جان دے دیں گے۔

سفراء کے قتل کی ممانعت قدیم سے تسلیم کی جاتی ہے ہر زمانہ میں سفراء سے احسن سلوک کیا جاتا رہا ہے قریشِ مکہ نے اہلِ اسلام کے سفیر کے قتل کی جو افواہ پھیلائی تھی اس کے ردِ عمل کے طور پر ان کو سزا دینا ضروری تھا۔ حضرت عثمانؓ کا بدلہ لینے لیتے ۱۵۰۰ مسلمانوں کو جو اس وقت اسلام کی تمام تر پونجی تھے محاذِ جنگ میں جھونک دینا غیر معمولی بات ہے۔ لیکن بنیادی حقوق کے تحفظ کے لئے ایسا اقدام نہ صرف جائز بلکہ ضروری تھا۔ ورنہ اصولوں اور قوانین کا احترام مٹ جاتا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ایک عظیم مقصد کے حصول کی خاطر اتنی بڑی قربانی دینے کا عزم صمیم کر لیا تھا۔ اس واقعہ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جہاں اطاعت فرمانبرداری۔ اسلام۔ توحید۔ رسالت وغیرہ پر بیعت لی جا سکتی ہے۔ وہاں موت پر بھی بیعت لی جا سکتی ہے۔

جنگِ یرموک میں دشمن لشکر نے لشکرِ اسلامی افواج پر حملہ آور ہوا۔ ۴۰ ہزار مسلمانوں کے مقابلہ میں ۵ لاکھ کفار آئے جو ہر طرح کے ہتھیاروں سے لیس تھے اور ان کے ہمراہ ہاتھیوں کا دستہ بھی تھا جبلہ بن ایہم کی پانچ ہزار سے زائد عرب سپاہ بھی مسلمانوں کے مدِ مقابل تھیں ایسے وقت میں حضرت خالد بن ولید سیف اللہؓ نے صرف ۳۰ جانباز سرفروش مسلمان جیالوں کو مقابلے کے لئے منتخب کیا۔ اپنے اور پرائے متعجب تھے کہ یہ تیس ۳۰ جیالے آخر اتنے بڑے لشکر کا کیا بگاڑ سکتے ہیں۔ لوگوں نے زور دیا کہ یہ کام تو خودکشی کے مترادف ہے۔ ان لوگوں کو دشمن کے ہاتھوں شہید کروانے کی بجائے اپنے ہاتھوں سے ہی ذبح کر دیجئے۔ حضرت خالدؓ نے فرمایا۔ میں محض اسلام کی خاطر یہ کام کر رہا ہوں۔ آپ جانتے ہیں کہ آج سے قبل ہم کو اتنے بڑے لشکر سے واسطہ نہیں پڑا۔ اگر یک دفعہ پوری جمعیت کے ساتھ ہماری جنگ شروع ہوئی۔ تو دشمن اپنی کثرت کے بل پر جرأت سے حملے کرے گا۔ اور ان پر غلبہ حاصل کرنے کے لئے ہم کو بہت بڑی قربانی دینا پڑے گی۔ میں چاہتا ہوں کہ پہلے ہی دن دشمن کو خوفزدہ کر دوں اور اس کے دل میں مسلمانوں کا رعب بٹھا دوں۔ آخر لوگوں کے اصرار پر آپ نے یہ تعداد دوگنی کر دی اور ۶۰ جوان سروں پر کفن باندھے چمکدار تلواریں سونتے میدان کارزار میں کود پڑے۔ مقابل پر جبلہ بن ایہم کی عرب فوج آئی اور ان کی امداد کے لئے ایرانی فوج کے بڑے حصے نے دھاوا بولا شام تک جنگ ہوتی رہی۔ دشمن کے پانچ ہزار فوجی ہلاک ہوئے اور اس کے مقابلہ میں صرف دس مسلمان شہید ہوئے۔ کہاں دس اور کہاں پانچ ہزار۔ اس پہلی مڈبھیڑ نے دشمن کے دل پر لرزہ طاری کر دیا اور بالآخر اسلام کو غیر معمولی فتح نصیب ہوئی۔ دشمن بھاری نقصان اٹھا کر فرار ہونے پر مجبور ہو گیا۔ معترضین کی نگاہ میں یہ واقعہ کسی طرح بھی خودکشی سے کم نہیں ہے۔

(باقی)

دارالضیافت ربوہ میں وصول ہونیوالے عطایاجات

ماہ فروری ۱۹۶۶ء میں مندرجہ ذیل مخیر احباب کی طرف سے عطایاجات و صدقات کی رقوم موصول ہوئی ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء اللہ تعالیٰ قبول فرمادے۔ آمین ثم آمین۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو دینی و دنیاوی ترقیات سے نوازے اور ہر حال میں حافظ و ناصر ہو اور ہر شر و بلا سے محفوظ رکھے۔ آمین۔ (افسر لنگرخانہ ربوہ)

صدقات

ولی محمد صاحب ٹھیکیدار ربوہ	صدقہ	۲ — ۰۰
پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ	"	۵ — ۰۰
مولوی اللہ دتا صاحب سیکرٹری مال شہداد پور سندھ	"	۵ — ۰۰
امیر جماعت احمدیہ چنیوٹ از جماعت احمدیہ	"	۷۴ — ۲۵
بیگم صاحبہ چوہدری محمد اسلم صاحب ۲۲-D-A میانوالی صدقہ بکرا		۴۰ — ۰۰
ملک صفی اللہ صاحب ربوہ	صدقہ	۱ — ۰۰
C/O احمد دین صاحب خادم دفتر وکیل المال ربوہ	"	۲۰ — ۰۰
ناصر احمد صاحب باجوہ سکنہ کوٹ باغ ڈاکخانہ ظفرآباد	"	۲۰ — ۰۰
ڈاکٹر محمد زبیر صاحب، الیکٹر کلینک دام سوالی لارنس روڈ کراچی ۵		۱۰ — ۰۰
شیخ عبدالحی صاحب گروپ کیپٹن حال دارالصدر ربوہ	"	۲۵ — ۰۰
مرزا نسیم احمد صاحب ربوہ	"	۳۰ — ۰۰
صفیہ بیگم صاحبہ ہمشیرہ قریشی ذکاء اللہ صاحب ربوہ	"	۴۰ — ۰۰

مندرجہ ذیل رقوم بذریعہ افسر صاحب خزانہ موصول ہوئیں:-

ڈاکٹر محمد زبیر صاحب پاڑہ چنار		۲۵ — ۰۰
ممتاز احمد صاحب سیکرٹری ہجکا ضلع سرگودہا	"	۲ — ۰۰
حکیم مرغوب اللہ صاحب جلیل دواخانہ مین بازار شیخوپورہ	"	۳ — ۰۰
چوہدری حاکم علی صاحب سیکرٹری مال اوکاڑہ	"	۱ — ۰۰
عنایت اللہ صاحب سیکرٹری مال دارالبرکات منجانب منصور احمد عمر		۱ — ۰۰
لئیق احمد صاحب مرحوم بذریعہ حافظ شفیق احمد صاحب ربوہ	"	۱ — ۰۰
برکت ہوشیارپوری مورو سندھ۔ ضلع نواب شاہ	"	۲ — ۰۰
مشتاق احمد صاحب فضل عمر ہسپتال ربوہ		۵ — ۰۰
چوہدری عبدالسمیع صاحب بذریعہ حکیم مرغوب اللہ صاحب مین بازار شیخوپورہ		۲ — ۰۰
مرزا عبدالرحمان صاحب محاسب جماعت احمدیہ کراچی	صدقہ	۵ — ۰۰
عبدالرؤف خان صاحب حلقہ لاہور کینٹ ۱۱۵ گراؤنڈ لاہور	"	۱۰ — ۰۰
نذیر بیگم صاحبہ۔ اہلیہ رحمت علی صاحب لاہور		۷ — ۰۰
بشیر احمد صاحب۔ محلہ اداضی یعقوب سیالکوٹ بذریعہ سمیع اللہ صاحب سیال		۴ — ۰۰
نذیر احمد صاحب۔ سیکرٹری مال حلقہ سول لائن لاہور		۲ — ۰۰
عبدالستار صاحب محاسب اسلامیہ پارک لاہور منجانب ڈاکٹر خواجہ احمد صاحب		۵ — ۰۰
قاضی رشید الدین صاحب انسپکٹر لجنہ مرکزیہ ربوہ		۵ — ۰۰
" " " منجانب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اہلیہ پروفیسر عبدالسلام صاحب لندن		۵۰ — ۰۰
محمد اسماعیل صاحب دارالنصر ربوہ		۵ — ۰۰
غلام محمد صاحب۔ پرویز سیکرٹری مال گنج مغلپورہ منجانب والدہ چوہدری بشارت احمد خان		۱۰ — ۰۰
عبدالرحمٰن صاحب انچاپارک لاہور		۵۰ — ۰۰
حکیم مرغوب اللہ صاحب مین بازار شیخوپورہ منجانب چوہدری عبدالسمیع صاحب		۳ — ۰۰
محمد فخرالدین صاحب دفتر کنٹونمنٹ بورڈ ایبٹ آباد		۲۲ — ۵۰
رائے سردار علی صاحب چک ۲۰۸ ضلع لائلپور		۲ — ۰۰
مرزا عبدالرحمان صاحب محاسب جماعت احمدیہ کراچی		۳ — ۰۰
حاکم علی صاحب سیکرٹری مال اوکاڑہ		۱ — ۰۰
محمد احمد صاحب قمر سیالکوٹ شہر از نور احمد صاحب		۴ — ۰۰
شیخ محمد یوسف صاحب لائلپور		۱۰ — ۰۰
مکرم سید سلام خان صاحب دارالصدر غربی ربوہ		۵ — ۰۰
عبدالرشید صاحب شرما مشکادپور		۵۰ — ۰۰
چوہدری محمد شاہ نواز خان صاحب کراچی		۱۰۰ — ۰۰

محترمہ مجیدہ شاہ نواز خان صاحبہ کراچی	۵۰/-
مبشر احمد صاحب لاہور	۳۵ — ۰۰

مندرجہ ذیل رقوم بطور عطیہ موصول ہوئیں

محترمہ زینب بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر غلام علی صاحب مرحوم ۴ میکلوڈ روڈ لاہور	۱۵ — ۰۰
نذیر احمد صاحب طالبعلم ربوہ	۵ — ۰۰
سید ظہور احمد صاحب باجوہ	
دارالرحمت ربوہ	۱۰ — ۰۰
ماسٹر ظہور احمد صاحب "	۵ — ۰۰

(افسر لنگرخانہ)

نظارت تعلیم کے اعلانات

(۱) آفیسرس ٹریننگ سکیم مسلم کمرشل بنک کراچی

تنخواہ دوران ٹریننگ ۳۵۰/- شرائط: فرسٹ و سیکنڈ کلاس گریجوایٹ۔ غیر شادی شدہ عمر ۱/۶۶ کو ۲۵ سے کم درخواستیں بشمول پاسپورٹ سائز فوٹو ۲۵/۳/۶۶ تک بنام منیجر دی مسلم کمرشل بنک لمیٹڈ ہیڈ آفس آدم جی ہاؤس پی پی میکلوڈ روڈ کراچی ۲۔ فارم ایس ایف ۰۷ اے بنک کی کسی شاخ سے لیں۔ (پ۔ ٹ ۳/۶۶ ۶)

۲۔ انسٹی ٹیوٹ آف بزنس ایڈمنسٹریشن:-

ٹسٹ داخلہ برائے سیکنڈ ایئر ایم بی اے کورس انسٹی ٹیوٹ آف بزنس ایڈمنسٹریشن کراچی یونیورسٹی ۳/۶۶ کو پہلے کالج آف کامرس لاہور میں اور ۲۱/۳/۶۶ کو ڈیپارٹمنٹ آف اکنامکس پشاور یونیورسٹی میں۔ شرائط بی اے۔ بی ایس سی یا بی کام۔ نیز امسال امتحان بی اے کے امیدواران (پ۔ ٹ ۳/۶۶ ۶)

۳۔ ٹریننگ کمرشل کلرکس گریڈ اول:-

عرصہ ٹریننگ ۵ ماہ۔ والٹن ٹریننگ سکول لاہور کینٹ اسامیاں ۱۰۵۔ تنخواہ ۱۱۵-۵-۱۷۵۔ شرائط: میٹرک سیکنڈ ڈویژن (ریلوے ملازمین کے عزیزوں کے لئے تھرڈ ڈویژن) عمر ۵/۶۶ کو ۱۸ تا ۲۴۔ درخواستیں معرفت دفتر روزگار مجوزہ قیمتی یک روپیہ میں ۲۵/۵/۶۶ تک بنام ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ (پ۔ ٹ ۵/۶۶ ۶)

(ناظر تعلیم)

وقف جدید سال نہم کے وعدے

امراء صاحبان و صدر صاحبان سے گذارش ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں کا جائزہ لیں کہ ان کی جماعت کے سو فیصد احباب وقف جدید کے وعدے بھجوا چکے ہیں۔ جن جماعتوں نے اب تک اس تحریک میں حصہ نہیں لیا۔ وہ کوشش کر کے جلد وعدے بھجوائیں۔ اور کوئی فرد اس تحریک سے باہر نہ رہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(ناظم مال وقف جدید)

امتحان انصاراللہ سہ ماہی اول سال رواں

تاریخ امتحان ۱۸/۳ بروز جمعہ برائے ربوہ و ۲۰/۳ بروز اتوار برائے بیرونجات

نصاب معیار اول (۱) سبز اشتہار (۲) نماز جنازہ کی دعائیں اور فریضہ نماز کے بعد کی دو دعائیں

نصاب معیار دوم (۱) سبز اشتہار کا مضمون زبانی سنکر (۲) نماز جنازہ کی دعائیں اور فریضہ نماز کے بعد کی دو دعائیں

خواندہ و تعلیم یافتہ اراکین مجالس انصاراللہ معیار اول میں اور ناخواندہ احباب و معذورین معیار دوم میں سب انصار کو اسمیں شامل ہونا چاہیئے

(قائد تعلیم انصاراللہ مرکزیہ)

ھوالشافی

یہ امراض

ہمارے مجربات کی چار خوراکوں سے ختم ہو جاتی ہیں۔

۱۔ جوڑوں اور اعصاب کی پرانی دردیں
۲۔ بواسیر (خونی ہو یا بادی)
۳۔ ناسور (FISTULA)
۴۔ پرانی درد سر
۵۔ دمہ (ضیق النفس)
۶۔ آنکھوں کے ککرے
۷۔ کان سے پیپ وغیرہ کا اخراج

قیمت فی دوا مکمل چار خوراک ۱۰/- روپے
قیمت ہیلی ڈوز (آزمائشی) خوراک ۳/- روپے
ہیومیوپیتھک میڈیسن کمپنی ۳ کمرشل بلڈنگ لاہور
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ پندرہ یوم کے اندر اندر محرر یری طور پر مفصل دفتر کو آگاہ فرمائیں (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

(۳) وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۸۱۲۵:۔ میں انیس محمود احمد ولد چوہدری نبی احمد صاحب قوم کاہلوں جٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ۸/۱۸۱ عزیز آباد ڈاک خانہ کراچی نمبر ۱۹ ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱/۱/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے میں ملازمت کرتا ہوں جس کے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ مبلغ ۱/۔ یک صد (۱۰۰/-) روپے ملتی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ داخل کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد میں کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میری جس قدر جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ فقط

۴ جنوری ۱۹۶۶ء — ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد:۔ انیس محمود احمد۔

گواہ شد:۔ نصیر احمد بقلم خود ولد ملک نورالدین صاحب مرحوم سیکرٹری وصایا حلقہ ناظم آباد

گواہ شد:۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

مسل نمبر ۱۸۱۲۴

میں جان محمد ولد نظام الدین صاحب قوم کمہار پیشہ مزدوری عمر تقریباً ۶۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۵ء ساکن کوٹ رادھا کشن ڈاک خانہ خاص ضلع لاہور۔

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۰/۱۲/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائداد نہیں ہے میرا گزارہ ماہوار آمد -/۴۰ روپے پر ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل کرتا رہوں میری یہ وصیت یکم جنوری ۱۹۶۶ء سے نافذ فرمائی جائے۔ نیز اگر میری کوئی جائداد پیدا ہوئی تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور میری وفات پر میرے ترکہ کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد جان محمد معرفت محمد حسن پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ دھوپ سڑی چک ۶۲ کوٹ رادھا کشن ضلع لاہور۔

گواہ شد:۔ مرزا محمد سلیم اختر مرل ضلع لاہور

گواہ شد:۔ مرزا احمد سعید قائد خدام الاحمدیہ۔ چونڈ کی ضلع لاہور۔

مسل نمبر ۱۶۹۱۸

میں مسمی عبدالستار ولد چوہدری عبدالحکیم قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۳۸ سال پیدائشی احمدی ساکن درگانوالی ڈاک خانہ سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۵/۹/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں (۱) اس وقت میری کوئی جائداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے میری ماہوار آمدنی مبلغ سات سو پچیس بیٹلے چار آنے ہے میں اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ بطور آمد ادا کرتا رہوں گا اور تحریک صدر انجمن احمدیہ اسکی ادائیگی کی وصیت کرتا ہوں (۲) میری وفات پر میری جو بھی جائداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی ادائیگی کی بھی صدر انجمن احمدیہ ربوہ وصیت کرتا ہوں۔ (۳) میری ماہوار آمدنی میں اضافہ یا کمی جو بھی ہوتی رہے یا کوئی اور جائداد میں پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

العبد عبدالستار ولد عبدالحکیم سکنہ درگانوالی ڈاک خانہ وضلع سیالکوٹ حال مقیم کویت آئل کمپنی۔

گواہ شد:۔ محمد یوسف ولد حافظ محمد اسماعیل صاحب موصی ۴۵۵۳ ملازم حال مسیر صالح جمال دفتر کار کویت

گواہ شد:۔ محمد شریف احمد ولد نواب خان موصی نمبر ۹۲۳۰ کویت۔

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

لاہور ۱۱ مارچ۔ جنگی بے گھروں کی جلد از جلد بحالی کرنے کے لئے آج ایک اعلیٰ سطح کی کانفرنس میں متعدد اہم فیصلے کئے گئے۔ کانفرنس کی صدارت صوبائی وزیر مال و بحالیات خان حبیب اللہ خان نے کی۔ کانفرنس میں صدر ایوب کی ہدایات کو عملی جامہ پہنانے کے طریقہ کار پر غور کیا گیا۔ صدر ایوب نے گزشتہ ہفتہ اپنے دورہ لاہور کے موقعہ پر صوبائی حکومت کو ہدایت کی تھی کہ وہ جنگی بے گھروں کی آبادکاری کے لئے فوری اقدامات کرے۔

کانفرنس میں فیصلہ کیا گیا کہ ساٹھ ٹریکٹر فوری طور پر ڈائریکٹر انجینئرنگ لائیل پور کے حوالے کر دیئے جائیں گے۔ ڈائریکٹر انجینئرنگ جنگ سے متاثرہ علاقہ میں مشینی کاشت کی سکیم کے نگران ہیں۔ کانفرنس نے محکمہ آب پاشی کو بھی دس لاکھ روپیہ فوری طور پر دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ جو جنگ سے متاثرہ علاقہ کے تباہ شدہ ٹیوب ویلوں کو دوبارہ جاری کرے گا۔ ٹیوب ویلوں کے نجی مالکوں کو پانچ ہزار روپیہ بطور تقاوی قرضہ کے دیا جائے گا۔ اگر اس سلسلہ میں ان کو مزید رقم کی ضرورت پڑی تو متعلقہ اشخاص زرعی ترقیاتی بنک سے قرضہ حاصل کر سکیں گے۔

سیالکوٹ ۱۱ مارچ۔ ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ مسٹر ایم ایس چوہدری نے کہا ہے کہ حکومت نے بے گھر لوگوں کی امداد اور ان کو قرضے دینے کے لئے نو کروڑ روپے منظور کئے ہیں۔ انہوں نے کل اخبار نویسوں کو بتایا کہ راشن کے طور پر ہر بالغ شخص کو پندرہ روپے ماہوار اور بچوں کو دس روپے ماہوار دیئے جائیں گے کاشتکاروں کو ۳۰ روپے فی ایکڑ کے حساب سے دیئے جائیں گے۔

سیالکوٹ ۱۱ مارچ۔ جنگ سے بے گھر ہونے والے لوگوں کو اپنے دیہات میں واپس جانے کی اجازت دے دی گئی۔ یہ لوگ آج اپنے دیہات میں جائیں گے۔ انہیں آمد و رفت کی سہولتیں مفت فراہم کی گئی ہیں۔ تیرہ عارضی مرکز قائم کر دیئے گئے ہیں۔ ان مراکز سے ان لوگوں کو ان کے دیہات میں پہنچایا جائے گا۔ یہ مرکز کلاسوالہ، بن باجوہ، گلووال، گنڈل، لپر ورو، سمبڑیال، خاج

پارک سیالکوٹ، ظفروال، نارووال، قلعہ سوبھا سنگھ، ڈسکہ، ستراہ، اور شکر گڑھ میں قائم کئے گئے ہیں۔ اس سلسلے میں عوام کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ ابھی اپنے بیوی بچوں کو ساتھ نہ لے جائیں اور دیہات میں جو کھانے پینے کی اشیاء پڑی ہیں انہیں استعمال نہ کریں۔ ندی اور نلکوں کا پانی استعمال نہ کریں۔

راولپنڈی ۱۱ مارچ۔ صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خان ۲۳ مارچ کو یوم پاکستان کے موقعہ پر راولپنڈی میں ملک کی تینوں افواج کی پریڈ کی سلامی لیں گے یہ فوجی تقریب ریس کورس گراؤنڈ میں ہوگی پریڈ میں بری فوج، فضائی فوج اور بحری فوج اور سول آرمڈ فورسز کے دستے حصہ لیں گے۔ فوجی حکام اس تقریب کے انتظامات کرنے میں مصروف ہیں پریڈ میں حصہ لینے والے فوجی دستے راولپنڈی پہنچنا شروع ہوگئے ہیں۔

کراچی ۱۱ مارچ پاکستان اور مشرقی افریقہ کے ممالک یوگنڈا، کینیا اور تنزانیہ کے درمیان ایک سمجھوتہ ہوا ہے جس کے تحت پی آئی اے نیروبی تک ہفتہ میں دوبار سروس شروع کرے گی۔ یہ سروس اکتوبر میں شروع ہوگی۔ اس سے قبل ایسٹ افریقین ایرویز کے طیارے پہلے ہی کراچی تک پرواز کر رہے ہیں۔

پیکنگ ۱۱ مارچ۔ گھانا میں مقیم چینی ماہرین اور چینی سفارت خانے کے عملہ کے ارکان پر مشتمل ۶۹ افراد کا ایک اور گروپ گھانا سے پیکنگ پہنچ گیا۔

نئی دہلی ۱۱ مارچ۔ تازہ اطلاعات کے مطابق بھارتی فوج میزو باغیوں کے خلاف کوئی خاص کامیابی حاصل نہیں کر سکی ہے اور اس وقت تقریباً اٹھارہ ہزار مربع میل کے علاقہ میں جنگ ہو رہی ہے۔ دس دن کی اس لڑائی میں سب سے زیادہ نقصان پہاڑی علاقوں کی سول آبادی کو پہنچا ہے اور اب تک سینکڑوں آدمی ہلاک اور زخمی ہو چکے ہیں ادھر شیلانگ میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ بھارتی فوج کی پیش قدمی جاری ہے۔ شیلانگ میں ایک بھارتی ترجمان نے بتایا کہ بھارتی فوج پیش قدمی کر رہی ہے۔

رجسٹریشن بورڈ کے امتحان کے لئے ہومیو پیتھی رجسٹریشن کورس -/۵ روپے میں پڑھئے
ایچ۔ پی۔ فارمیسی دھوتیہ کنائیاں گجرات

عزت انہی کو ملے گی جو اس وقت دین کی خدمت کریں گے

دین کی گاڑی کو چلانے کیلئے ضروری ہے کہ نوجوان اپنی زندگیاں وقف کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خدمت اسلام کے لئے زندگیاں وقف کرنے کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"پھر ہم دیکھتے ہیں کہ مسلمانوں میں عام طور پر یہ شکوہ پایا جاتا ہے کہ علماء تو سب نائی موچی اور دھوبی ہیں۔ اور ایک حد تک ان کی یہ بات درست بھی ہے لیکن آخر ایسا کیوں ہوا۔ یہ اسی لئے ہوا کہ بڑے تاجروں اور زمینداروں نے خدمت دین سے اپنا ہاتھ کھینچ لیا اب یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ بڑے بڑے تاجر اور زمیندار خدمت دین نہ کریں تو خدا تعالیٰ اپنے دین کو مرنے دے اور نائیوں اور دھوبیوں اور موچیوں کو بھی اس کے زندہ رکھنے کی توفیق نہ دے۔ جب تم نے دین سے ہاتھ کھینچ لیا اور خدا تعالیٰ نے نائیوں اور موچیوں کو دین کی خدمت کی توفیق دے دی تو اب تم چڑتے کیوں ہو۔ اب وہی تمہارے سردار ہیں اور انہی کے پیچھے تمہیں چلنا ہوگا۔ میں سمجھتا ہوں کہ آج کل جو مسلمانوں کا حال ہے۔ وہی آئندہ تمہارا ہوگا۔ اگر تم نے بھی خدمت دین سے ہاتھ کھینچ لیا تو کچھ عرصہ بعد تمہاری نسلیں بھی یہی کہیں گی کہ نائیوں، دھوبیوں اور موچیوں نے علماء کی جگہ لے لی ہے۔ آجکل بھی دیہات اور قصبات میں زیادہ تر عالم بروالے نائی دھوبی یا موچی ہیں اور یہ قابل اعتراض بات نہیں اس کے یہ معنے ہیں کہ جب دین کا بیڑہ غرق ہونے لگا تو اس وقت جو دین کی خدمت کے لئے آگے آگئے۔ خدا تعالیٰ نے انہیں عزت دے دی اسی طرح اگر اب تم آگے نہ آئے تو تمہارے ساتھ بھی یہی ہوگا۔ جب جماعت ترقی کرے گی تو انہی لوگوں کو عزت حاصل ہوگی جو اس وقت دین کی خدمت کریں گے ....

جب کسی قوم پر خدا تعالیٰ کا فضل نازل ہوتا ہے اور وہ ترقی کر جاتی ہے تو اس کے علماء کو بھی ایک نمایاں مقام حاصل ہو جاتا ہے اور درحقیقت ان کا آگے آنے کا حق ہوتا ہے بشرطیکہ وہ ان کاموں میں حصہ نہ لیں۔ جو ان سے تعلق نہیں رکھتے....

.... یہ قدرتی بات ہے کہ جب کسی قوم کو عزت ملے گی۔ تو اس کے علماء کو بھی عزت ملے گی۔ اسی طرح جب جماعت احمدیہ کو ترقی ملے گی تم اس وقت یہ کہو گے کہ نائی دھوبی اور موچی آگے آگئے ہیں۔ اس وقت ہر شخص تمہیں یہی کہے گا بلکہ میرا یہ خطبہ نکال کر تمہارے آگے رکھے گا کہ یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے دین کی گاڑی کو اس وقت دھکا دیا جب تم لوگ اس سے لاپرواہ ہو گئے تھے۔ اب ان کا حق ہے۔ کہ وہ آگے آئیں۔ ہمارے واقفین کی لسٹ کو بھی دیکھا جائے تو اس میں بڑے بڑے لوگوں اور ان کے بچوں کے نام لکھے ہیں۔ لیکن جو لوگ کام کر رہے ہیں ان میں بڑے بڑے لوگوں کے بچے شامل نہیں۔ جب کسی بڑے شخص کے بچے پڑھ رہے ہوتے ہیں تو وہ کہتا ہے کہ میرا فلاں بچہ واقف زندگی ہے فلاں بچہ خدمت دین کے لئے وقف ہے۔ لیکن جب وہ پاس ہو جاتا ہے تو وقف میں آنے کا نام نہیں لیتا ان کی تعلیم مکمل ہونے سے پہلے وہ یہ لکھتا ہے کہ میرا فلاں لڑکا وقف ہے۔ میرے دو لڑکے وقف ہیں۔ میرے تین لڑکے وقف ہیں آپ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامیابی عطا کرے لیکن تعلیم سے فارغ ہو جانے کے بعد ان کی بو بھی نہیں آتی۔ وہ سمجھتے ہیں کہ اب دعا کا وقت گزر گیا ہے پھر اگر بعد میں کوئی لڑکا بیمار ہو جاتا ہے تو وہ یہ کہنے لگ جاتے ہیں کہ اس کی نیت دوبارہ حاضر ہونے کی تھی۔ ملازمت کرنے کا مقصد صرف یہی تھا کہ کچھ تجربہ حاصل ہو جائے۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے صحت عطا فرمائے تاکہ وہ دین کی خدمات بجا لا سکے۔ لیکن تندرست ہو جانے کے بعد وہ حاضر ہونے کا نام بھی نہیں لیتا گویا ان لوگوں نے وقف کو تجارت کا ذریعہ بنایا ہے اور کسی کو یہ خیال نہیں آتا کہ دین کی گاڑی چلے گی کیسے۔"

(الفضل ۲۰ اکتوبر ۱۹۵۲ء)

مغربی بنگال میں مظاہرین پر فوج کی فائرنگ

ہلاک ہونے والوں کی تعداد ۲۱ تک پہنچ گئی

کلکتہ :- ۱۲ مارچ۔ مغربی بنگال میں بھارت سرکار کی غذائی پالیسی کے خلاف خونریز ہنگامے کل بھی جاری رہے۔ کل کلکتہ۔ ۲۴ پرگنہ۔ اور دوسرے مقامات پر پولیس اور فوج نے کئی بار فائرنگ کی جس سے مزید پانچ افراد ہلاک ہو گئے اس طرح گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں پولیس اور فوج کی فائرنگ سے ہلاک ہونے والوں کی تعداد اکیس ہو گئی ہے۔ کوئی دو سو افراد زخمی ہوئے ہیں پرسوں پولیس کی فائرنگ سے ۱۶ افراد ہلاک ہوئے تھے۔

مشتعل مظاہرین نے کل کلکتہ شہر میں دو ٹراموں کو جلا دیا اور ٹرام کے ایک سٹیشن کو نذر آتش کر دیا۔ انہوں نے ایک تھانے اور ایک دو ڈاک خانوں کے علاوہ متعدد سرکاری دفاتر کو بھی آگ لگا دی، علاوہ ازیں انہوں نے ریلوے لائن کے اوپر بنے ہوئے ایک پل کو بھی جلا دیا۔

ایجنسی فرانس پریس نے بتایا ہے کہ کل مغربی بنگال کے مختلف مقامات پر تشدد آمیز مظاہرے ہوئے مظاہرین نے جو پرسوں کی پولیس فائرنگ اور حکومت کی غذائی پالیسی کے خلاف احتجاج کر رہے تھے پولیس پر پتھراؤ کیا۔ اور پولیس کی کاروں کے شیشے توڑ دیئے انہوں نے ایک پولیس تھانے پر بھی حملہ کیا۔ اور اسے نذر آتش کر دیا۔ مختلف مقامات پر پولیس، فوج اور مظاہرین کے درمیان دست بدست لڑائی ہوئی۔ بعض جگہوں پر مظاہرین نے فوج اور پولیس پر دستی بم پھینکے۔

کلکتہ شہر میں بسوں اور ٹراموں کی آمد و رفت بند کر دی گئی ہے۔ شہر کے نواحی علاقوں میں ریلوں کی آمد و رفت بھی بند ہے ڈم ڈم کا ہوائی اڈہ بھی ابھی تک بند ہے اور تمام پروازیں منسوخ کر دی گئی ہیں۔

رائٹر نے بتایا ہے کہ کل ۲۴ پرگنہ میں زبردست ہنگامے ہوئے بہالہ کے مقام پر پولیس اور مظاہرین کے درمیان شدید تصادم ہوا جس میں متعدد افراد ہلاک ہو گئے۔ پولیس کی امداد کے لئے فوج طلب کی گئی جس نے ۲۴ پرگنہ کا انتظام سنبھال لیا ہے بعد میں فوج اور ہجوم کے مظاہرین کے درمیان بھی دست بدست جنگ ہوئی اور فوج نے مظاہرین پر فائرنگ بھی کی۔ فساد زدہ علاقے میں کرفیو نافذ کر دیا گیا ہے۔

اخبار احمدیہ بقیہ صفحہ اوّل

ہم خدمت اسلام کا فریضہ احسن طور پر ادا کر سکیں میں نے محسوس کیا ہے کہ اگر حضور کی بیان فرمودہ کسی دلیل کو ایک دفعہ کتاب میں پڑھا جائے اور پھر اسے دوسرے کی زبان سے سنا جائے تو وہ اچھی طرح ذہن نشین ہو سکتی ہے اس لئے علمی تقاریر کا ایک سلسلہ شروع کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے جس میں حضور کے بیان فرمودہ دلائل عام فہم انداز میں بیان کئے جائیں گے۔ تاکہ وہ احباب کے ذہن نشین ہو سکیں۔ احباب حضور کی کتابوں کا مطالعہ بھی کریں اور پھر ان جلسوں میں شریک ہو کر دلائل کو ذہن نشین کرنے کی کوشش کریں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا چونکہ اسلام پر سب سے بڑا حملہ عیسائیت کی طرف سے تھا اس لئے تقاریر کے اس سلسلہ کا آغاز ان دلائل سے کیا جا رہا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے الوہیت مسیح کی تردید میں "جنگ مقدس" میں بیان فرمائے ہیں۔ علماء اس وقت باری باری ایک ایک دلیل حضور کے اپنے الفاظ میں پیش کر کے اس کی تشریح بیان کریں گے۔ احباب کو چاہیئے کہ وہ ان دلائل کو توجہ سے سنیں اور انہیں ذہن نشین کرنے کی کوشش کریں تاکہ وہ عیسائیت کا مقابلہ کرنے میں اسلام کے ایک سپاہی ثابت ہو سکیں۔ حضور ایدہ اللہ نے یہ بھی اعلان فرمایا کہ اس قسم کے جلسے آئندہ بھی منعقد ہوتے رہیں گے چنانچہ آئندہ ماہ پھر جلسہ منعقد ہوگا۔

حضور ایدہ اللہ کے افتتاحی خطاب کے بعد محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل محترم سید محمود احمد صاحب ناصر، محترم سید داؤد احمد صاحب، محترم غلام باری صاحب سیف محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری، محترم چوہدری محمد شریف صاحب، محترم پروفیسر بشارت الرحمن صاحب ایم اے اور محترم چوہدری غلام یٰسین صاحب نے باری باری الوہیت مسیح کی تردید میں "جنگ مقدس" میں حضور علیہ السلام کی بیان فرمودہ ایک ایک دلیل پیش کر کے اس کی وضاحت کی۔

آخر میں حضور ایدہ اللہ نے تقاریر کے بارہ میں مقررین کو ضروری ہدایات سے نوازا اور ٹھیک ساڑھے آٹھ بجے اللہ تعالیٰ کے حضور اجتماعی دعا پر اختتام پذیر ہوا جو حضور ایدہ اللہ نے کرائی۔ جلسہ ختم ہونے کے بعد حضور ایدہ اللہ نے عشاء کی نماز پڑھائی۔

رجسٹرڈ ایل ۵۲۵۲